ہم آزاد یا غلام؟
بقلم علینہ خان
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

ہم آزاد یا غلام؟

از

علینہ خان

www.novelsclubb.com

"کیا آپ کو یاد ہے پاکستان کا مطلب کیا ہے یہ کس بنیاد پر قائم ہوا؟"

www.novelsclubb.com

"ماما اس شہر میں اتنے کالج یونیورسٹیاں ہیں، لازمی ہے کہ میں اس یونی میں داخلہ لوں؟ آپ لوگ کسی اور کالج میں میرا داخلہ کروا دیں مجھے اس یونیورسٹی میں نہیں پڑھنا۔" اس نے ضدی انداز میں کہا۔

"دیکھو حرم ہم ہر بار تمھاری بات نہیں مانیں گے۔ یہ ہمارے گھر سے قریب بھی ہے اور اس شہر کی مشہور یونیورسٹی ہے۔" انھوں مے صاف انداز میں کہا۔

"مجھے یہ یونی نہیں پسند ماما۔ آپ مجھے وومین کالج میں داخلہ دلوا دیں لیکن یہاں نہیں پلیز۔" اس کے لہجے میں التجا تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمھارے بابا داخلہ فارم اور تمھارے ڈوکومینٹ جما کروا آئے ہیں اس لیے اب چپ چاپ لسٹ کا ویٹ کرو۔آخر تم نے پورے بورڈ میں ٹاپ کیا ہے اس لیے ہمیں امید ہے تمھارا نام پہلی لسٹ میں آجائے گا۔اب میں مزید کچھ نہیں سنو گی۔"اس کی ماں دو ٹوک انداز میں بول کر چلی گئی تھیں اور وہ دعا کرنے لگی کے اسکا نام لسٹ میں نہ آئے۔لیکن وہ یہ بھول گئی تھی کہ جو قسمت میں لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر ہی رہتا ہے۔

---

www.novelsclubb.com

حرم اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھی، جس کی وجہ سے اس کے والدین اس کی ہر بات مانتے تھے۔اس کے والد کی سرکاری نوکری تھی۔ حرم ہمیشہ اپنے سکول میں ٹاپ کرتی تھی۔ہمیشہ کی طرح اس سے نے آئی-سی-ایس کے امتحان میں بھی ٹاپ کیا تھا۔

اس کے والدین اسے لاہور کی مشہور یونیورسٹی میں داخلہ کروا رہے تھے یہ جانے بغیر کہ اس کی پڑھائی کیسی ہے۔

"بابا مجھے آپ سے بات کرنی تھی۔" حرم نے اپنے والد کو لاونج میں اکیلے بیٹھے دیکھا تو پاس آکر بولی۔

www.novelsclubb.com

"جی بیٹا کیا بات ہے؟" احمد صاحب جو ٹی۔وی پر خبریں سن رہے تھے اس کی جانب متوجہ ہوئے۔

"وہ۔۔ بابا مجھے اس یونیورسٹی میں داخلہ نہیں لینا۔" اس نے ہمت کر کے کہا۔

"پر کیوں بیٹا؟ اتنی بڑی اور اچھی یونیورسٹی ہے۔ میں یونیورسٹی لے بارے میں پتہ کر کے آیا ہوں بڑے بڑے گھروں کے بچے بچیاں دوسرے شہروں سے یہاں پڑھنے آتے ہیں۔" وہ اپنی بات کہہ کر دوبارہ خبریں سننے لگے جہاں کوئی بریکینگ نیوز چل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اب میں بابا کو کیسے بتاؤں جو جتنا برا ہوتا ہے لوگ اسے اتنا اچھا کہتے ہیں اور جو اچھا ہوتا ہے اسے لوگ برا کہتے ہیں۔" وہ صرف سوچ ہی سکی کیونکہ اس کی امی چائے لے کر لاونج میں موجود تھیں اور ان کے سامنے وہ دوبارہ یہ بات نہیں بول سکتی تھی۔

ٹی-وی اینکر ابھی بھی چیخ چیخ کر بلوچستان میں ہوئے بم دھماکے کے بارے میں بتا رہا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

آج اس کا یونیورسٹی میں پہلا دن تھا۔ کالے رنگ کا عبایہ پہنے اور سبز رنگ کے بڑے سے سٹالر سے حجاب کیے جو اس نے ضد کر کے لیا تھا، وہ یہاں کے طلبہ سے

کافی مختلف لگ رہی تھی۔ چند ایک لڑکیاں اور تھیں جو مکمل اپنے آپ کو ڈھانپے ہوئے تھیں۔

اس کو کافی عجیب لگ رہا تھا حالانکہ وہ پہلے بھی لڑکوں کے ساتھ پڑھتی آئی تھی پر جو کچھ اس نے سن رکھا تھا یہاں کے بارے میں اسے ڈر تھا کے چار سال تک وہ بھی ایسی نہ ہو جائے۔

"اسلام علیکم! آپ بی-ایس کی نیو سٹوڈنٹ ہیں؟ کون سا سبجیکٹ رکھا ہے آپ نے؟" ایک لڑکی نے اس کے پاس آکر کہا۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم اسلام، جی میں نیو سٹوڈنٹ ہوں یہاں پر آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟" حرم نے اپنے سامنے کھڑی لڑکی کو غور سے دیکھا جو نیلے رنگ کے عبائے پر نیلے رنگ کے ڈوپٹے کو سر پر لیے ہوئے تھی البتہ اس نے نقاب نہیں کیا تھا۔

"اصل میں میرا ابھی آج پہلا دن ہے میں نے کمپیوٹر میں ایڈ میش لیا ہے۔ میں ذرہ ڈر رہی تھی کیونکہ میں نے سنا ہے پہلے دن سینیر سٹوڈنٹس نئے آنے والوں کو بہت تنگ کرتے ہیں۔" اس لڑکی نے اپنا ڈر ظاہر کیا۔

"میں کیسے مان لو کہ آپ نئ اسٹوڈنٹ ہیں، کیا پتہ آپ جونئیر بن کر مجھے ریگ کرنے آئی ہوں اور آپ کے ساتھ اور بھی لوگ ہوں۔" حرم کو اس لڑکی کی باتوں پر بلکل یقین نہیں تھا۔ وہ ویسے بھی بہت کم لوگوں پر یقین کرتی تھی، یہی وجہ تھی

کہ سکول کالج میں اس کی کوئی دوست نہیں تھی۔اس کی دوستی صرف اپنے کزنز سے تھی۔

"یہ میرا اسٹوڈنٹ کارڈ ہے۔میرا نام نوشین ہے۔"اس لڑکی نے اپنا کارڈ حرم کی طرف بڑھایا جس پر اس کی تصویر اور نام وغیرہ موجود تھا۔

"سوری، دراصل میں لوگوں کا جلدی یقین نہیں کرتی۔میرا نام حرم فاطمہ ہے اور میں بھی کمپیوٹر کی طلبہ ہوں۔"حرم کو واقعی شرمندگی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اٹس۔اوکے۔اچھی بات ہے کہ آپ ہر کسی پر یقین نہیں کرتیں۔کیا ہم دوست بن سکتے ہیں؟"نوشین نے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جی ضرور۔" حرم نے کچھ دیر سوچنے کے بعد اس کے بڑھے ہاتھ کو تھامتے ہوئے کہا۔

اسے نوشین اچھی لڑکی لگی تھی اور یہ اس کی پہلی دوست تھی۔

"چلو ہم اپنی کلاس ڈھونڈتے ہیں۔" وہ دونوں یونیورسٹی کی بلڈنگ کی طرف بڑھ گئیں۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو اسٹوڈنٹس، ہاؤ آر یو؟"یونیورسٹی کے پرنسپل سیمینار ہال میں بنے بڑے چبوترے پر کھڑے مائک میں بولے۔اس وقت سب طالبات سیمینار ہال میں موجود تھے۔ہال نئے اسٹوڈنٹس سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

"ویلکم ٹو آور یونیورسٹی۔آئی ہاپ یو گیو یور بیسٹ فار آور یونی اینڈ کا پریٹ ود اس ان عینی سیچویشن اینڈ کنڈیشن۔"پرنسپل صاحب اسٹیج پر کھڑے اپنے ادارے کی تعریف میں مصروف تھے۔کچھ طالبات کے علاوہ باقی سب باتوں اور ویڈیوز بنانے میں مشغول تھے۔

www.novelsclubb.com

"مجھے امید ہے آپ لوگ یہاں علم حاصل کرنے کے بعد اپنے ملک کا نام روشن کریں گے۔آپکے والدین نے اتنی دور آپ کو پڑھنے بھیجا ہے تو آپ ہمیں اور اپنے

والدین کو شکایت کا موقع نہیں دیں گے۔" پرنسپل مسلسل بولے جا رہے تھے۔ یہ جانے بغیر کے اسٹوڈنٹس کو اس میں کوئی انٹرسٹ نہیں۔

"یہ سر اردو میں بات کیوں نہیں کر رہے اور تو اور انہوں نے ہم پر سلامتی بھیجنے کے بجائے ہیلو کہہ رہے یعنی ڈریکٹ جہنم جانے کا بول کر کہہ رہے ہائو آر یو۔" نوشین نے حرم کے کان میں کہا جبکہ وہ اس کے انداز پر ہنس پڑی۔

"ہاں حیرت تو مجھے بھی ہو رہی ہے ہمارے دین میں سلام لازم ہے اور یہ ہیلو بول رہے اور ہماری قومی زبان پر انگریزوں کی زبان کو ترجیح دے رہے ہیں۔" حرم نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

کچھ دیر بعد پرنسپل نے اپنی بات مکمل کرتے بعد سب کو ان کی کلاس میں جانے کو کہا اور "گڈ بائے، بیسٹ آف لک فار یور فیوچر" کہتے باہر چلے گئے۔ حرم اور نوشی بھی اپنی کلاس لینے چلی گئیں۔

"کیسا رہا آج کا دن، یونیورسٹی پسند آئی؟" نادیہ بیگم نے حرم کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا جو ہاتھ میں کوئی تاریخی کتاب پڑھنے میں مصروف تھی۔

"جی ماما بس سہی رہا۔" وہ کتاب سائیڈ پر رکھتے ہوئے بولی۔

"کوئی دوست بنائی یا ہمیشہ کی طرح کوئی لڑکی دوستی کے لیے اچھی نہیں لگی۔"

انہوں نے اس کے بال سہلاتے ہوئے کہا۔

"جی ایک بنی ہے نوشین نام ہے اس کا۔" وہ سرسری سے انداز میں بولی۔

"چلو شکر ہے کوئی تو دوست بنی تمھاری۔" انھیں خوشی ہوئی تھی۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے ماما بس دوست ہمیشہ سوچ سمجھ کر بنانے چاہیے ورنہ وہ آپ کے لیے برے بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔" اس نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا بتاؤ کیا پڑھ رہی تھیں؟" انھوں نے کتاب اٹھاتے ہوئے کہا جو وہ پڑھ رہی تھی۔

"اردو کی کتابوں میں کیا رکھا ہے انگلش کتابیں پڑھا کرو آگے تم دوسرے ملک تعلیم کے لیے جاو گی تو تمھیں آسانی ہو گی۔" نادیہ بیگم نے ہمیشہ کی طرح اسے انگریزی زبان کا فائدہ بتایا۔

"پر ماما اردو ہماری قومی زبان ہے، ہماری مادری زبان جو ہماری پہچان ہے۔" اسے افسوس ہوا تھا اور برا بھی لگا تھا۔

"ہاں مگر اب اس کی اتنی ویلیو نہیں ہے مجھے تو لگتا ہے بہت جلد ہمارے ملک میں بھی بس انگریزی زبان ہی ہو گی۔" ان کے اس طرح کہنے پر اسے جھٹکا لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اللہ نہ کرے کہ ہم ان انگریزوں کے نقش قدم پر چلیں۔"اس کے دل سے دعا نکلی تھی۔

"اچھا چھوڑو ان باتوں کو میں کھانا لگا رہی ہوں آجاو۔"انہوں نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

جبکہ وہ جی اچھا کہہ کر کتاب کو شیلف میں رکھنے لگی جہاں اردو ادب اور تاریخی کتابیں تھیں۔

---

www.novelsclubb.com

"ہم آپکو بتاتے چلیں کے پاکستان میں ایک اور حکومت کا تختہ الٹا دیا گیا ہے۔جی ہاں ناضرین ہم آپ کو تازہ خبر سے آگاہ کرتے چلیں۔"آج اتوار کا دن تھا وہ ٹی۔وی پر چینل بدل رہی تھی جب ایک نیوز چینل پر خبر سن کر اس نے گہری سانس لی۔

"ایک اور حکومت اپنے پانچ سال مکمل نہ کر سکی۔پاکستان بننے سے اب تک جو بھی حکومت آئی اپنی مدت سے پہلے ہی چلی گی۔"ہر چینل ایک ہی خبر کو چینج کر بتا رہے تھے۔

"یہ تو ان کا روز کا معمول ہے،ہوتا ان سے کچھ نہیں ہے ایک پارٹی آتی ہے تو باقی اس کے دشمن بن جاتے ہیں اور جب ان کی حکومت آتی ہے تو دوسرے انھیں گرانے لگ جاتے ہیں۔"احمد صاحب نے لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کا کوئی تو حل ہو گا ہی۔" حرم نے احمد صاحب سے پوچھا۔

"یہ سب انگریزوں کے قرض دار بنا کر چلے جاتے ہیں بس اور جو ملک کو ترقی کی طرف لاتا ہے اسے یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ وہ قرض لے کر کھا رہا ہے۔ایک دو حکمران کے علاوہ کوئی اس ملک کے لیے کچھ نہیں کر سکا۔ریلوے اور دوسری کچھ اہم چیزیں تو یہ انگریز ہی بنا گئے تھے بر صغیر میں جو ہمارے حصے میں آگیا یہ لوگ تو ہمیں قرضے میں ڈبو رہے ہیں۔" احمد صاحب نے افسوس سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"حکمرانوں کو لاتے بھی تو ہم ہی ہیں پھر برا بھی ہم ہی کہہ رہے ہوتے ہیں۔اگر کسی ایک کو اس مدت پوری کرنے دیں تو ہی ہمارے ملک میں ترقی ہو سکتی ہے ورنہ ہم

ان انگریزوں کے غلام بنتے چلے جائیں گے۔" وہ اپنی بات کر کے ٹی۔وی چینل بدلنے لگے۔

"آج کا لیکچر کتنا مشکل تھا اور سر نے اس کا ٹیسٹ بھی دے دیا۔" نوشین نے نوٹس بناتے ہوئے کہا۔

"مشکل تو ہے پر ہم کوشش کر کے تیار کر لیں گے۔" حرم کتاب پر ہائی لائیٹ کرتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"سر نے جو لیکچر دیا ہے وہ یوٹیوب پر سرچ کرواتنے اچھے سے سمجھاتے ہیں وہ لوگ۔" ان کی کلاس فیلو جوان کے گروپ میں شامل تھی،اس نے یوٹیوب پر لیکچر سرچ کر کے انھیں دیکھایا۔

"یہ تو کسی انگریز کے لیکچر ہیں۔" نوشین نے یوزر نیم پڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا فرق پڑتا ہے ہم نے لیکچر ہی تو سمجھنا ہے۔اب وہ ہمارے ملک کا ہو یا کسی اور ملک کا۔" وہ لڑکی لیکچر کو ڈاونلوڈ کرتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"فرق پڑتا ہے ماہم بہت فرق پڑتا ہے اگر ہمارے استاد اپنے لیکچر جو ہمیں سمجھاتے ہیں،انہیں یوٹیوب پر ڈال دیں تو ہم پاکستانیوں کو مشکل پیش نہ آئے۔ان باہر کے

لوگوں کے لیکچر میں بہت کچھ ایسا ہوتا ہے جو ہمارے سبجیکٹ سے ریلیٹ ہی نہیں کرتا اور پھر جب وہی کچھ ہم امتحانات میں لکھتے ہیں تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آدھے لوگ فیل ہو جاتے ہیں جبکہ لکھا انہوں نے وہی کچھ ہوتا ہے جو لیکچر یہاں سے لیتے ہیں مگر چیک کرنے والے نے وہی دیکھنا ہوتا ہے جو جوابات کی کی اسے دی جاتی ہے۔یہ لوگ کہتے ہیں کونسیپٹ صحیح ہونا چاہیے پھر جو مرضی لکھ دو اصل میں ایسا نہیں ہوتا وہ سوال سے وہی ملتے جواب صحیح کرتے ہیں جو انہیں درست لگتے ہیں۔"

حرم نے سمجھاتے ہوئے کہا اور کتابیں اور نوٹس بیگ میں رکھنے لگی جبکہ وہ دونوں اس کی بات پر صرف سر ہی ہلا سکیں۔

www.novelsclubb.com

ان کا ایک سمیسٹر مکمل ہو چکا تھا۔ چند دن کی چھٹیوں کے بعد ان کے نئے سمیسٹر کا آغاز ہو چکا تھا اور ساتھ ہی گرمی بھی زوروں کی پڑ رہی تھی۔

"کلاس آپ لوگ جانتے ہیں کہ ہر سال کی طرح اس سال بھی ہماری یونیورسٹی 14 اگست کے لیے تقریب رکھ رہی ہے جہاں مختلف ٹیبلوز، شوز اور سپیچیز کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ آپ میں سے جو سٹوڈنٹس کسی چیز میں حصہ لینا چاہتا ہے اپنے نام سی۔ آر کو لکھوا دیں۔

"یار حرم تم اپنا نام سپیچ کے لکھوا دو۔" ماہم نے حرم سے کہا۔

"رہنے دو یار میں اتنے لوگوں کے سامنے کنفیوژن کا شکار ہو جاؤں گی۔" حرم نے صاف انکار کیا تھا۔

"تم اتنا اچھا بولتی ہو، بس ذہن میں یہ رکھنا کے تمھارے سامنے اندھے اور گونگے بیٹھے ہیں۔" نوشین نے اس کا مسئلہ حل کرتے ہوئے کہا۔

"استغفر اللہ میں دیکھنے اور بولنے والوں کو کیسے اندھا اور گونگا سمجھ لوں۔" حرم کو سوچ کر ہی جھرجھری آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ابھی کون سا تقریب ہو رہی ہے ابھی آدھا مہینہ پڑا ہے ایک دو دن میں سوچ لو اور نام لکھوادو اپنا۔ ہمیں یقین ہے تم ہی جیتو گی۔" ماہم نے اسے تسلی دی۔

"ھمم۔۔ خیر چلو کینٹین چلتے ہیں ابھی تو بہت بھوک لگی ہے۔" حرم نے اس بات سے جان چھڑانے کے لیے انھیں کینٹین کی طرف متوجہ کیا۔اور وہ اپنا سامان سمیٹنے لگیں۔

"آہ کیا زمانہ آگیا ہے، اللہ کشمیر پر اپنا رحم فرمائے۔آمین۔" احمد صاحب اخبار پڑھتے ہوئے بولے۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ابا ب کشمیر میں؟" حرم نے تجسس سے پوچھا۔

"وہی جو ہر بار ہوتا ہے یوم آزادی کے لیے پاکستانی پرچم لگانے پر پڑوسی ملک کی انتہا پسندی کی جارہی ہے۔ بس اللہ ان پر اپنی رحمت نازل کرے۔" انہوں نے افسوس سے کہا۔

"آمین۔۔ کیا ہمارے حکمران کچھ نہیں کر سکتے ان لوگوں کے لیے، کب تک یہ لوگ ظلم سہتے رہیں گے 75 سال سے یہ آزادی کے لیے تڑپ رہے ہیں پر ظلم ہے کہ ختم ہی نہیں ہوتا۔" اس کے اس سوال کا جواب احمد صاحب کے پاس بھی نہیں تھا سو وہ چپ رہے لیکن اس نے سوچ لیا تھا اسے کیا کرنا ہے۔

www.novelsclubb.com

"تم نے بہت اچھا کیا جو اپنا نام سپیچ کے لیے لکھوا دیا۔" نوشین داد دینے والے لہجے میں بولی۔

"ویسے تم کس ٹاپک پر سپیچ دو گی، کیا اس بارے میں سوچا ہے تم نے؟" ماہم جو ابھی وہاں آئی تھی سوالیہ انداز میں بولی۔ ماہم سے بھی حرم اور نوشی کی اچھی دوستی ہو گئی تھی۔

"ہاں لیکن وہ ٹاپک تم لوگوں کو اسی دن بتاؤں گی۔"

www.novelsclubb.com

"یار ہمیں تو بتا دو ہم کون سا کسی کو بتا رہے ہیں۔" وہ دونوں جاننا چاہتی تھیں کہ آخر ایک رات میں وہ کیسے سپیچ کے لیے تیار ہو گئی۔

"ایسی بات نہیں ہے بس میں خود کو اس ٹاپک کو بیان کرنے کے لیے تیار کر رہی ہوں۔" حرم آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے بولی جسے آسمان میں کچھ تلاش کر رہی ہو۔

وہ لاؤنج میں بیٹھی لیپ ٹوپ پر سپیچ لکھ رہی تھی۔ نادیہ بیگم ٹی۔وی پر کوئی ڈرامہ دیکھنے میں مصروف تھیں۔ وہ کچھ سرچ کرنے لگی جب اس کی نظر سرچ ٹرینڈ پر پڑی۔

www.novelsclubb.com

اس نے کلیک کر کے وہ سائٹ اوپن کی وہ جیسے جیسے پڑھتی جا رہی تھی اس کا چہرا غصے سے لال ہونے لگا تھا۔اس نے ایک دم سے سکرین بند کی تھی۔اب لاؤنج میں کوئی نہیں تھا۔کھڑکی کے باہر آسمان ہلکا جامنی رنگ اختیار کر چکا تھا۔

مغرب کی اذان پر وہ نماز پڑھنے کمرے میں چلی گئی۔

"یااللہ بے شک تو اپنی کتاب کی خود حفاظت کرنے والا ہے۔کافر اسے مٹانے کی جتنی بھی کوشش کر لیں وہ کلام پاک کو کچھ نہیں کر سکتے۔یہ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ان کے ملکوں میں دہشت گردی پھیلاتے ہیں اور خود یہ کیا کر رہے ہیں۔"

وہ اللہ سے سوال کر رہی تھی۔اور بے شک اللہ بہتر سننے والا اور جاننے والا ہے۔

www.novelsclubb.com

"آج یونیورسٹی نہیں گئیں سب خیریت ہے، طبیعت ٹھیک ہے؟" نادیہ بیگم اس کے کمرے میں داخل ہوئی تو اسے رائٹنگ ٹیبل پر نوٹس رکھتے دیکھا تو بولیں۔

"جی ماما طبیعت ٹھیک ہے۔ آج کل یونی میں یوم آزادی کی تقریب کی تیاریاں ہو رہی ہیں اس لیے کچھ خاص پڑھائی نہیں ہو رہی۔ پہلے بھی کونسا اتنا پڑھاتے ہیں جسے دیکھو کلاس بنک کر کے موبائل پکڑے ویڈیوز بنا رہا ہے۔" اس نے پہلی بات اپنی ماما کو بولی اور دوسری سوچ کر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

"تمھارے بابا پوچھ رہے تھے انہیں لگا شاید تم بیمار ہو اس لیے چھوٹی کی ہے، کیوں کہ تم بغیر وجہ کے چھٹیاں جو نہیں کرتیں۔ اب یہ کام بعد میں کرنا پہلے ناشتہ

کر لو۔" وہ جو ٹیبل پر کاغذ پھیلائے کام کرنے لگی تھی نادیہ بیگم نے اسے ٹوکا تو وہ ہاتھ دھونے باتھروم میں چلی گئی جبکہ نادیہ بیگم ناشتہ تیار کرنے کچن کی جانب چلی گئیں۔

---

14 اگست کا دن آ پہنچا تھا۔ یونورسٹی کو جھنڈیوں اور سفید اور سبز غباروں سے سجایا گیا تھا۔ ایک بڑے گراونڈ میں ٹینٹ لگا کر اس میں سٹیج بنا کر اس کے بیک گراونڈ میں سکرین پر مختلف نغموں چل رہے تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک اور نعتِ رسولؐ سے ہوا۔

"اسلام علیکم ! کیسے ہیں آپ لوگ ؟ یوم آزادی مبارک سب کو۔ سب سے پہلے تو میں اپنی یونیورسٹی کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ آج ہم اپنے ملک کی 76 ویں سالگرہ منانے کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ میں یونیورسٹی کے پرنسپل اور لاہور کے چیف منسٹر کو دعوت دیتا ہوں کے وہ یہاں آکر پرچم کشائی کریں۔" ایک سٹوڈنٹ سٹیج کے بائیں جانب رکھے پوڈیم پر رکھے مائک میں بولا تو سب نے بھرپور تالیوں سے ان کا استقبال کیا۔

www.novelsclubb.com

پرچم کشائی کے بعد پرنسپل اور منسٹر نے قوم کو آزادی کی مبارک دی اور ملک کی خوشحالی کے لیے دعا کی۔ پھر نغموں پر رقص اور مختلف ٹیبلوز کیے گئے۔ آخر میں تقاریر رکھی گئیں تھیں۔ اک دو طلبہ کے بعد حرم کا نام پکارا گیا۔

"چل حرم اللہ کا نام لے اور جیسے ماہم اور نوشی نے کہا تھا سب کو اندھا اور گونگا سمجھ لینا۔" وہ دل ہی دل میں ڈر رہی تھی کے کہیں اس کی زبان میں بولتے وقت لڑکھڑاہٹ نہ آجائے۔

"اسلام علیکم میرے جناب پرنسپل، چیف منسٹر، میرے عزیز طلبہ اور ہم وطنوں۔ میری طرف سے آپ سب کو یوم آزادی مبارک ہو۔" اس کی نظریں سامنے نوشین اور ماہم کی طرف تھی۔

"میری تقریر کا موضوع ہے 'ہم آزاد یا غلام ؟' تقریر شروع کرنے سے پہلے میرا آپ سب سے ایک سوال ہے اور اس کا جواب میری تقریر کے بعد آپ خود کو دیں گے۔" اس نے ایک نظر سب کو دیکھا۔

"کیا ہم لوگ آزاد وطن میں رہ کر آزادی کی زندگی گزار رہے ہیں؟" اس کے سوال پر سب نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"آپ سب کو یہ سوال عجیب لگ رہا ہو گا لیکن مجھے امید ہے کہ میری بات مکمل ہونے کے بعد آپ کو اندازہ ہو جائے گا کے میں نے یہ سوال کیوں کیا۔" وہ سب کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"پاکستان جس بنیاد پر قائم ہوا جو اس کو بنانے کا مقصد تھا وہ صرف الگ وطن لینا ہی نہیں تھا، بلکہ ہم آزادی اس لیے چاہتے تھے کیونکہ انگریزوں اور ہندووں نے مسلمانوں کو تنگ کرنا شروع کر دیا تھا۔ وہ مسلمانوں کو ان کے دین سے ہٹانا چاہتے تھے۔" حرم سانس لینے کو رکی تو ہر طرف تالیوں کی آواز گونجی۔

"جس ملک پاکستان کا خواب شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبال نے دیکھا جس کو بنانے کے لیے قائدِاعظم، سر سید احمد خان، لیاقت علی خان جیسی عظیم شخصیات نے کانگرس کے رہنماوں اور گاندھی جیسے لوگوں کے خلاف تحریک چلا کر مسلمانوں کو آزاد وطن لے کر دیا۔ ہم نے ان کے ساتھ کیا کیا؟" بولتے ہوئے اس کی آواز بھاری ہونے لگی تھی مگر اس نے اپنے اوپر کنٹرول کیا اور دوبارہ بولنے لگی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"لیاقت علی خان کو گولی مار کر شہید کر دیا، اپنے قائد کو زہر دے دیا۔ ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ محمد علی جناح پاکستان کے لیے جدوجہد کرتے بیمار ہو گئے جوان کی موت کا سبب بنی مگر ایسا نہیں تھا۔ ان کی موت کی وجہ وہ زہر بنا تھا جو انھیں زیارت ریزیڈینسی میں دیا گیا اور بر وقت علاج نہ ملنے پر وہ وفات پا گئے۔ آپ کبھی تاریخ کی وہ کتابیں پڑھیں جو اس وقت کے مصنفین کی لیکھی گئی ہیں۔" سب کے چہروں پر حیرت کے آثار تھے۔

"ہمارے الگ وطن کا مقصد یہ تھا کہ ہم آزادی کے ساتھ اپنی عبادات کر سکیں، اپنے اسلامی تہوار منا سکیں، اپنی قومی اور مادری زبان اردو کی تعلیم بغیر کسی رکاوٹ کے دے سکیں۔ مگر افسوس ہم اپنا مقصد بھول بیٹھے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"ہم آج کیا کر رہے ہیں اپنے دین کو بھولا کر غیر مسلموں کی طرح تہوار مناتے ہیں، اپنے لباس کو چھوڑ کر مغرب کے لباس کو ترجیح دے دہے ہیں، اپنی قومی زبان کو اپنے تعلیمی نظام میں عام کرنے کے بجائے انگریزی زبان کو اوپر لا رہے ہیں، اپنی کتابوں سے پاکستان کی تاریخ اور اسلامی تعلیمات کو نکال کر انگریزوں کا نصاب شامل کر رہے ہیں۔ کیا اس لیے ہم نے آزادی لی تھی۔" اک بار پھر تالیاں گونجیں تھیں۔

"ہم نے اپنی تقریبات میں گانے اور رقص عام کر دیا ہے۔ تعلیمی اداروں میں پڑھائی سے زیادہ موبائلوں پر ویڈیوز بنا رہے ہوتے ہیں۔ ہم یہ سب کام تو بر صغیر میں رہ کر بھی کر سکتے تھے تو پھر آزادی کیوں لی؟ ہم نے آزادی اپنے دین کی حفاظت کے لیے لی تھی جو شائد اب ہم بھول چکے ہیں"

www.novelsclubb.com

"ہم آج سوشل میڈیا پر بیٹھ کر کشمیر اور فلسطین کو آزاد کرانے کا بولتے ہیں۔ کبھی ہم نے سوچا ہے کہ ہم خود آزاد ہو کر بھی قید میں ہیں۔اور یہ قید اس قید سے بہت بڑی ہے جو مسلمانوں کو برصغیر میں دی جاتی تھی۔ ہم آزاد وطن میں رہ کر بھی آج انگریزوں کے غلام بنتے جا رہے ہیں۔"

"ہم لوگ دن بدن انگریزوں کے قرض دار بنتے جا رہے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کے ایک دن ہم اپنا ملک کھو نہ دیں۔ دوسروں کو آزادی دلاتے دلاتے ہم خود غلام بن رہے ہیں۔ آزادی دلوایں ساتھ اپنے وطن کی بھی حفاظت کریں۔" وہ اک دم چپ ہوئی اور سامنے لوگوں کو دیکھا جو ہکا بکا اسے دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آج کل کے بچوں کو یہ تک نہیں پتا کے ہم نے آزادی کیوں حاصل کی۔ ہماری قومی زبان اردو کی کیا اہمیت ہے۔ یہ سب اس لیے ہے کیونکہ ہم نے کتابوں میں

اتنی انگریزی زبان اور ان کی کہانیوں کو شامل کر دیا ہے کہ ان سب میں ہمارا دین اور ملکی تاریخ کہیں بہت پیچھے رہ گئی ہے۔ خدارا اپنے نصاب میں دین اور اپنی تاریخ کو شامل کریں اور اسے ناپید ہونے سے بچالیں۔ شکریہ۔" وہ اپنی بات کہہ چکی تھی مگر سامنے بیٹھے لوگوں پر گہرا اثر چھوڑا تھا۔

تقریب میں موجود لوگوں نے بھرپور تالیوں سے اسے داد دی تھی۔

اک دو اور تقاریر کے بعد چیف منسٹر کو انعامات دینے کے لیے بلایا گیا تو وہ سب اسٹوڈنٹس اور خاص کر حرم کو داد دیے بنا نہ رہ سکے۔

"جیسے کے آپ سب نے پاکستان کی تاریخ کو آج اجاگر کیا اور خاص طور پر جو ہماری طلبہ نے بولا مجھے بہت خوشی ہوئی کہ آج بھی ہمارے پاس وہ سرمایہ موجود ہے جو اس ملک کی تاریخ کو بچائے ہوئے ہے۔ اللہ ہمارے ملک کا حامی و ناصر ہو۔ پاکستان

زندہ باد۔" تقریب ختم ہو گئی تھی مگر بہت سی باتیں لوگوں کے ذہنوں پر نقش ہو گی تھیں۔

ختم شدہ.........

www.novelsclubb.com